محترمہ ص-س سید صاحبہ *

امت مسلمہ کی زبوں حالی اور مسلم خواتین کی ذمہ داری

آج ہم دنیا کا نقشہ دیکھیں اس پر نشان لگاتے جائیں۔ مسلمان جہاں کہیں بھی ہیں وہ مظلوم ہیں اور ظالم غیر مسلم۔ یہ کہا جاسکتا ہے

رحمتیں ہیں تیری اغیار کے کاشانوں پر برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

اس کی وجہ علامہ اقبال نے یہ پیش کی ہے

خوار از مجبوریٔ قرآن شدی تو قرآن سے دور ہونے کی وجہ سے ذلیل ہو گیا ہے۔
شکوہ سنج گردش دوراں شدی اور گردش زمانہ کا گلہ کرنے لگ گیا ہے
ہمچو شبنم برزمین آفگندۂ تو جو شبنم کی طرح زمین پر گرا پڑا ہے
دربغل داری کتاب زندۂ تو بغل میں ایک زندہ کتاب رکھتا ہے

ہم چونکہ مسلمان ہیں اس لئے اپنے دکھوں کے مداوا کے لئے قرآن وسنت اور حکماء امت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

سورۃ مائدہ کی آیت نمبر ۶۶ میں اللہ تعالیٰ اپنی سنت یہ بتاتا ہے: ''اگر اہل کتاب توراۃ انجیل اور جو کچھ ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا اسے قائم کرتے (پڑھتے اور اس پر عمل کرتے) تو وہ ضرور اپنے اوپر سے بھی کھاتے ،ور قدموں کے نیچے سے بھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی قوم کی خوشحالی میں بنیادی کردار اللہ کی کتاب پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کا ہے۔

ہم مسلمان جو اپنے پاس ایک زندہ کتاب رکھتے ہیں اس کا کیا مقام ہے؟ سورۃ یونس آیت نمبر ۵۷ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔''اے لوگو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک خاص پیغام نصیحت آ گیا ہے۔ اس میں ان تمام بیماریوں کے لئے شفا اور عافیت کا سامان موجود ہے جو سینوں میں ہوں اور اس میں ہدایت اور رحمت ہے۔''

---

* سید کمیشن شاپ نمبر 14 نئی سبزی منڈی۔ کالج روڈ قصور

سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۲ میں ارشاد ہے: اور ہم قرآن مجید سے ایسی چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے۔"

حضرت محمد ﷺ کا آخری خطبہ جو اسلامی چارٹر کی حیثیت رکھتا ہے اس میں آپ نے تقریباً سوا لاکھ کے مجمع کے سامنے فرمایا "میں تم میں کتاب اللہ اور اپنی سنت چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ جب تک اسے مضبوطی سے تھامے رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔" حضرت علیؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ خبردار رہو! عنقریب ایک فتنہ برپا ہونے والا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس فتنہ سے بچنے کیلئے راہ نجات کیا ہوگی؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "اللہ کی کتاب" اس میں اس بات کی بھی خبر ہے کہ تمہارے بعد آنے والوں پر کیا گزرے گی اور اس چیز کا بھی ذکر ہے کہ تمہارے معاملات کے درمیان فیصلہ کرنے کی صورت کیا ہوگی۔ یہ قرآن ایک سنجیدہ اور فیصلہ کن کلام ہے جو کوئی ظالم جابر اس قرآن کو چھوڑے گا' اللہ تعالیٰ اسے کچل کر رکھ دے گا۔ اور جو شخص اسے چھوڑ کر کسی اور جگہ سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اللہ اسے گمراہ کر دے گا۔ یہ قرآن اللہ کی مضبوط رسی ہے۔ حکیمانہ نصیحت ہے اور یہی سیدھا راستہ ہے اس کے عجائبات کبھی ختم نہ ہوں گے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے لوگوں کو قرآنی عظمت سے آگاہ کرنے کے لئے منبر پر کھڑے ہو کر نبی کریم ﷺ کا فرمان بیان کیا "بلاشبہ پروردگار عالم اس کتاب کے ذریعے بہت سی قوموں کو عزت و سربلندی عطا فرمائے گا اور بہت سے لوگوں کو (جو نہ اسے پڑھیں گے نہ اس پر عمل کریں گے) ذلیل و خوار کرے گا"

انیسویں صدی کی دو عظیم شخصیتیں شیخ الہند مولانا محمود الحسن اسیر مالٹا (کالا پانی) اور علامہ اقبال اس بات پر متفق تھیں کہ امت کے سارے دکھوں کا ایک ہی علاج ہے کہ اسے قرآن مجید کی طرف لوٹایا جائے۔

مولانا شیخ الہند نے مالٹا سے واپس آ کر علماء وقت کے ایک بڑے مجمع میں فرمایا "میں نے جیل کی تنہائیوں میں اس بات پر بہت زیادہ غور وخوض کیا کہ پوری دنیا میں مسلمان دینی اور دنیاوی حیثیت سے کیوں تباہ ہو رہے ہیں تو معلوم ہوا کہ اس کا سب سے بڑا سبب قرآن کو چھوڑ دینا ہے۔ اسلئے میں وہیں سے عزم لے کر آیا ہوں کہ اپنی باقی زندگی اس کام میں صَرف کردوں کہ قرآن حکیم کو لفظاً اور معناً عام کیا جائے۔ بچوں کے لئے ناظرہ قرآن پڑھانے کے مکاتب بستی بستی قائم کئے جائیں۔ بڑوں کو عوامی درس قرآن کی صورت میں اس کے معانی سے روشناس کرایا جائے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کے لئے آمادہ کیا جائے۔

انیسویں صدی کے دوسرے عظیم دانشور علامہ اقبال بھی مثنوی اسرار خودی میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ۔

ملتے از رفت چوں آئین زدست ...... جب امت مسلمہ کے ہاتھ سے آئین جاتا رہا

مثل خاک اجزاء او باہم شکست ...... اس کے اجزاء خاک کے ذروں کی طرح بکھر گئے

ہستی مسلم ز آئین است و بس ...... مسلمان کی ہستی صرف آئین کی وجہ سے ہے

باطن دین نبیؐ اینست وبس ...... نبیؐ کے دین کا صرف یہی ایک راز ہے

تو ہمی دانی کہ آئین تو چیست ...... کیا تو جانتا ہے کہ تیرا آئین کیا ہے؟

زیر گردوں سرّ تمکین تو چیست ...... آسمان تلے تیرے قائم رہنے کا راز کیا ہے؟

آں کتاب زندہ قرآن حکیم ...... یہ راز قرآن حکیم ہے جو ایک زندہ کتاب ہے

حکمت او لایزال است وقدیم ...... جس کی حکمت ازل سے ہے ابد تک رہے گی

نسخہ اسرار تکوین حیات ...... زندگی قائم رکھنے کے راز کا نسخہ

بے ثبات از قوتش گیرد ثبات ...... جس کی قوت سے گرنے والا ثابت قدم ہوجاتا ہے

نوع انسان را پیام آخریں ...... بنی نوع انسان کے لئے آخری پیغام

حامل او رحمۃ للعالمین ...... جس کے لانے والے تمام جہانوں کیلئے رحمت ہیں

اَرج میگردا اَزو نا ارجمند ...... بدنصیب کے نصیب اس سے چمک اٹھتے ہیں

بندہ را از سجدہ میسازد بلند ...... غلام کو غلامی سے اٹھا کر آقا بنا دیتا ہے

رہزناں از حفظ او رہبر شدند ...... رہزن اسے حفظ کرکے رہبر بن گئے

از کتابے صاحب دفتر شدند ...... ایک کتاب سے اَن گنت کتابوں کے مالک بن گئے

دشت پیمایاں زتاب یک چراغ ...... خانہ بدوشوں نے اس ایک چراغ کی روشنی سے

صد تجلی از علوم اندر دماغ ...... اپنے ذہنوں میں سینکڑوں علوم کی روشنی پائی

بنگر آں سرمایہ آمال ما ...... اس ہماری آرزوؤں کے خزانہ کو دیکھو

گنجد اندر سینہ اطفال ما ...... یہ ہمارے معصوم بچوں کے سینے میں سما جاتا ہے

خواند ز آیات مبین اُو سبق ...... جس کسی نے اس کی آیات مبین کا سبق پڑھا

بندہ آمد خواجہ رفت از پیش حق ...... وہ غلام آیا اور آقا بن کر حق کے پاس گیا

از جہانبانی نوازد ساز اُو ...... اس کا ساز جہانبانی عطا فرماتا ہے

مسندِ جَم گشت پا انداز اُو ...... جمشید کا تخت اس کی ٹھوکر پر ہوتا ہے

اے گرفتار رسوم ایمان تو ...... اے کہ تیرا ایمان رسوم کا قیدی بن گیا ہے

شیوہ ہائے کافری زندان تو ...... تو کفار کے طور طریقوں میں پھنس گیا ہے
گرتو میخواہی مسلمان زیستن ...... اگر تو مسلمان بن کر جینا چاہتا ہے
نیست ممکن جز بقرآں زیستن ...... تو قرآن کے بغیر زندہ رہنا ناممکن ہے

اس وقت دیکھا جائے تو ساری دنیا کے مسلمان غیر مسلموں کے لئے نرم چارہ ثابت ہو رہے ہیں۔ دشمن ایک چراگاہ سے دوسری چراگاہ کی طرف لپک رہے ہیں۔ ہمارے انفرادی اور اجتماعی دکھوں کا یہی ایک حل ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ اس کے رسول ﷺ اور حکماء امت نے تجویز کیا ہے۔

آیئے ہم دیکھیں کہ اس سلسلہ میں مسلمات کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟ قرآن پاک کا پارہ ۲۲ کھول کر آیت نمبر ۲ سے شروع کیجئے: اللہ کریم مسلمات کے لئے مینارہ نور یعنی اہل بیعت سے مخاطب ہے:

''اے نبی کی عورتو! تم دنیا کی عام عورتوں کی طرح نہیں ہو‘ اگر تمہیں خوف ہو تو دب کر بات نہ کیا کرو۔ ایسا نہ ہو جس شخص کے دل میں روگ ہو وہ لالچ کرے اور معقول بات کیا کرو۔ اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور دور جاہلیت کی طرح آزادانہ نہ گھوما پھرا کرو۔''

اب ہم احادیث نبوی کو دیکھتے ہیں۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ عورتیں بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ساری فضیلتیں مرد لے گئے۔ جہاد میں شرکت کا شرف بھی انہیں ہی نصیب ہوتا ہے‘ کیا کوئی ایسا عمل ہے جو ہم کریں تو ہمیں بھی مجاہدین کا درجہ وثواب ملے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جو عورت گھر بیٹھے گی اسے مجاہدین کا درجہ وثواب ملے گا۔ امام ترمذی اور بزاز نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا عورت کا باپردہ اور مستور رہنا ہی بہتر ہے جب وہ گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکنے لگتا ہے۔ جب تک وہ اپنے گھر کی چاردیواری کے اندر رہتی ہے رحمت الٰہی سے قریب تر ہوتی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کسی نے پوچھا مسلم عورت کی بہترین صفت کیا ہے؟ آپؓ نے جواب دیا مسلم عورت کی بہترین صفت یہ ہے کہ نہ تو وہ نامحرم کو خود دیکھے اور نہ ہی کسی نامحرم کو اپنا آپ دیکھنے دے۔ اب حکیم الامت علامہ اقبال کے اشعار بغور دیکھیں:

اگر پندے ز درویشے پذیری — اگر تو درویش کی ایک بات مان لے
ہزار امت بمیرد تو نمیری — ہزار بار یہ امت مرجائے پر تم نہ مرنا
بتولے باش و پنہاں شو ازیں عصر — بتولؓ بن کر زمانے کی نظر سے چھپ جا
کہ در آغوش شبیرے بگیری — تاکہ تیری گود میں امام حسینؓ جیسے بیٹے پیدا ہوں

ایک اور موقع پر فرمایا: ع بنتِ مسلم چھوڑ دے نیمے دروں نیمے بروں

آپ آگے دیکھیں ارشاد ہے: نماز قائم کریں‘ زکوٰۃ دیں‘ اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں

بے شک اللہ یہی چاہتا ہے کہ اس گھر والوں سے گندی باتیں دور کر کے انہیں صاف ستھرا کر دے۔

اس آیت کے ذریعے مسلمات کو اسلامی اقدار کو رواج دینے کی ہدایت دی گئی ہے۔ نماز جو دین کا ستون ہے وہ ٹی وی پروگراموں اور غیر ضروری مصروفیات کی وجہ سے منہدم ہو رہا ہے۔ ان خرافات کو چھوڑے بغیر اس ستون کی تعمیر ناممکن ہے۔ ہم نئی نسل کی بے رہروی کی شکایت کرتے ہیں مگر اس میں روشن دماغ، نئی نسل کا کوئی قصور نہیں مجرم ہم بزرگ لوگ ہیں جو نماز کے ذریعے ان حساس پودوں کی آبیاری نہ کر سکے۔ یہ آب حیات نوخیز نسل کے لئے کتنا ضروری ہے اس کا اندازہ اس حدیث شریف سے لگائیں حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ بچے کو سات سال کی عمر میں نماز پڑھائیں اور اگر وہ دس سال کا ہو کر بھی نہیں پڑھتا تو اسے مار کر پڑھائیں۔

اگلا حکم ہے کہ ''زکوٰۃ دیں''۔ اسلامی معاشرہ میں زکوٰۃ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ آج کے دور میں معیار زندگی کی دوڑ نے امراء کو احساس برتری کا مریض اور غرباء کو احساس کمتری کا شکار بنا رکھا ہے، عورت اگر گھر میں آنے والی رقم کی زکوٰۃ اللہ کے حکم کیمطابق نکالتی رہے تو معاشرہ کے آدھے دکھ ختم ہو سکتے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کو عزت دیں اللہ کریم آپکو عزت و سکون دے گا۔

اب اس سے اگلی آیت پڑھیں جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور یاد کرو اللہ تعالیٰ کی آیات اور حکمت کی باتیں جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ باریک بین خبیر رکھنے والا ہے۔''

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو خود قرآن شریف سیکھے اور دوسروں کو سکھائے''

اس کا ایک پہلو تو یہ ہے کہ عملی طور پر یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ جو لوگ قرآن پاک ناظرہ پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہر زبان پڑھنے میں روانی عطا فرماتا ہے جو لوگ حفظ کر لیتے ہیں ان کیلئے تمام دینی و دنیاوی علوم یاد کرنا آسان بنا دیتا ہے اور جو لوگ اس کا ترجمہ سیکھ لیتے ہیں، خداوند تعالیٰ ان کیلئے دنیا کی ہر زبان سیکھنا سہل بنا دیتا ہے۔ آپ احکم الحاکمین کے اس نکتہ پر بھی غور کریں کہ اس نے سورۃ قمر میں ایک ہی آیت کو چار بار دہرا کر یہ پیغام دیا کہ ''ہم نے قرآن کو ذکر یعنی پڑھنے اور یاد کرنے کیلئے آسان بنایا ہے۔ پس کیا ہے کوئی توجہ دینے والا''

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کو صدا عام دے رہا ہے کہ اس آسان کتاب کو پڑھ کر ذہنی بالیدگی پیدا کریں۔ اس طرح انسان دینی و دنیاوی علوم حاصل کر کے اپنے ماحول میں ممتاز ہو جاتا ہے اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ قرآن شریف پڑھانے والوں کو اللہ کریم معاشرہ میں بہتر مقام عطا فرماتا ہے، میں ذاتی طور پر متعدد قرآن شریف پڑھانے والی عورتوں سے واقف ہوں جن کے بیٹے معمولی دیہاتی گھرانوں سے ڈی۔ ایس۔ پی۔ اٹارنی جنرل، سر کردہ ایڈووکیٹ اور ہیلتھ ڈائریکٹر جیسے جلیل القدر مناصب پر فائز ہو کر والدین کے لئے ذریعہ افتخار بن گئے۔

پچھلے دور میں گلی گلی اور بستی بستی عورتیں قرآن شریف پڑھایا کرتی تھیں۔ اب پھر اس رواج کو عام کرنے کی

ضرورت ہے۔ آپ کسی قرأت کے ماہر سے اپنا تلفظ درست کروائیں کیونکہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ قرآن شریف ویسے ہی پڑھا جائے جیسے یہ نازل ہوا تھا۔ یہ یاد رکھیں کہ ہمت مرداں مدد خدا' کے مصداق جب انسان نیکی کے کام کی طرف رخ کرتا ہے تو وہ ایک قدم چلتا ہے اور اللہ کی رحمت دو قدم آگے بڑھ کر اسے آگے بڑھنے کے مواقع پیدا کرتی ہے۔ آپ کا کام صرف نیت اور ہمت ہے باقی کا اللہ مالک۔

امت مسلمہ میں ایسی خواتین کی کمی نہیں ہے جو فرصت فراغت اور صحت جیسی نعمتوں سے بہرہ یاب ہیں۔ علاوہ ازیں میری بہت سی بہنیں جو ریٹائرمنٹ کے بعد مصروف ترین زندگی سے بیکاری کی زد میں آجانے کی وجہ سے بیماری کی آغوش میں جاگرتی ہیں ان کے لئے اپنی موجودہ زندگی سنوارنے اور اگلی زندگی کے لئے کمائی کرنے کا یہ نادر موقع ہے۔ علامہ اقبالؒ نے اسی مقصد کے پیش نظر عورت کو اس کی ذمہ داری سے آگاہ فرمایا۔

زشام ما بروں آور سحر را	ہماری بد بختی کی رات ختم کر کے سحر پیدا کر
بہ قرآن باز خواں اہل نظر را	مومنوں کو پھر سے قرآن کی تعلیم دے
تو میدانی کہ سوز قرأت تو	کیا تو جانتی ہے کہ تیری قرأت کے سوز نے
دگرگوں کرد تقدیر عمرؓ را	عمرؓ کی تقدیر پلٹ کر رکھ دی تھی

عملی تدریس کے متعلق عرض ہے کہ ہمیں ایک ایک بچے کو علیحدہ علیحدہ سبق دینے کے فرسودہ طریق کو چھوڑ کر نئے طریقے اپنانا چاہئیں۔ ب کو با اور ت کو تا کی لایعنی مشقت میں معصوم بچوں کو نہ ڈالیں۔ ہمیں الفاظ کی آواز سے ہی تعلق ہے۔ حروف تہجی کیلئے یسرنا القرآن زیادہ بہتر ہے چارٹ کے ذریعے صحیح مخارج سے بار بار کہلوا کر مشق کرائیں۔ اس کے بعد استاد ایک طرف بیٹھ کر طالبعلموں سے کہے کہ جس کو اچھی طرح یاد ہو وہ میرے پاس آتا جائے۔ استاد انہیں لائن میں بٹھاتا جائے اور باقی بچوں سے کہے کہ وہ ان قابل بچوں کو اپنا آموختہ سنا کر میرے پاس آئیں۔ ظاہر ہے نالائق ترین طالبعلم کو جب اتنے زیادہ بچوں کو سنے گا تو اس کی کمزوری جلد ہی دور ہو جائیگی اور بچوں کو لاشعوری طور پر پڑھنے پڑھانے کی تربیت حاصل ہوگی۔ حروف تہجی کے بعد حروف جوڑ کر الفاظ کی مشق کرائی جائے اور ایک دو سپارے ایک ایک لفظ کی مشق کرائی جائے اسکے بعد پوری آیت کی صحیح لب ولہجے سے مشق کرائی جائے۔ جو خوش بخت بہنیں اپنے محلہ میں یہ تحریک چلائیں گی انہیں تجربہ ہوگا کہ زیادہ سرگرمی چھوٹے بچے اور گھریلو عورتیں دکھاتی ہیں۔ صبح کی نماز کے بعد بچوں کو اور امور ناشتہ نمٹانے کے بعد خواتین کو پڑھائیں۔

مختصر یہ کہ ہمارے انفرادی و اجتماعی دکھوں کا علاج اور قوم کی بقاء کیلئے تریاق وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور یاد کرو اللہ کی آیات اور حکمت کی باتیں جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں۔ بیشک اللہ باریک بین خبر رکھنے والا ہے“